بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نبی ﷺ کا طریقۂ نماز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ، وَلاَ عُدْوَانَ إِلاَّ عَلَی الظَّالِمِیْنَ، وَالصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ عَلَی الْمَبْعُوْثِ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَعَلَی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ أَجْمَعِیْنَ، وَمَنْ تَبِعَہُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَی یَوْمِ الدِّیْنِ. وَبَعْدُ : (مترجم)

یہ رسالہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی طرف سے ہر اس شخص کے لئے پیش کیا جارہا ہے جو رسول اللہ ﷺ کی طرح نماز پڑھنا پسند کرتا ہے، چنانچہ فرمان نبوی ﷺ ہے:

(صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ)

''جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو اسی طرح نماز پڑھو'' [بخاری]

(۱)- کامل وضو کرے جس طرح وضو کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اندر دیا ہے:

﴿يَأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاَةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُؤُوْسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾

''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو'' [سورۃ المائدۃ:٦]

اور نبی ﷺ کا فرمان ہے:

(لاَ تُقْبَلُ صَلاَۃٌ بِغَيْرِ طَهُوْرٍ)

''وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی ہے''

(۲)- جہاں کہیں بھی ہو قبلہ یعنی کعبہ کی طرف پورے جسم کو کرے، اور جو نماز بھی پڑھنا چاہ رہا ہے وہ چاہے فرض ہو یا نفل دل سے اس کی نیت کرے، زبان سے نیت نہ کرے، اس لئے کہ زبان سے نیت کرنا شریعت سے ثابت نہیں ہے، کیونکہ نہ تو نبی ﷺ نے زبان سے نیت کی ہے اور نا ہی صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔ اور سنت یہ ہے کہ امام ہو یا تنہا نمازی سامنے سترہ رکھ کر نماز پڑھے، اس لئے کہ نبی ﷺ نے سترہ رکھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

(۳)- اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھے اور (اللہ اکبر) کہتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہے۔

(۴)- تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک یا کان کے برابر تک اٹھائے۔

(۵)- اپنے دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھے، اس طرح سے کہ داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی پر ہو، اس لئے کہ ہاتھ رکھنے کی یہ صفت نبی ﷺ سے وائل بن حجر اور قبیصہ بن ہلب طائی کی حدیث میں وارد ہے جسے انہوں نے اپنے والد ہلب طائی سے روایت کیا ہے۔

(٦)- سنت یہ ہے کہ **دعاء استفتاح** پڑھے جو اس طرح وارد ہے:

(اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ،
اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ،
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ)

''اے اللہ! تو میرے اور میرے گناہوں کے بیچ دوری پیدا کر دے، جیسے تو نے مغرب اور مشرق کے درمیان دوری پیدا کی ہے،
اے اللہ! تو مجھے میرے گناہوں سے صاف ستھرا کر دے، جیسے سفید کپڑا گندگی سے صاف ستھرا کیا جاتا ہے،
اے اللہ! تو پانی، برف اور اولا کے ذریعہ مجھے میرے گناہوں سے دھل دے''

اور اگر چاہے تو سابقہ دعاء کے بدلہ یہ دعاء پڑھے:

(سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلاَ إِلٰهَ غَیْرُکَ)

''اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ ہر طرح کے عیب سے پاک ہے، تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند و برتر ہے، اور تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں''

پھر کہے:

(أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) ''دھتکارے ہوئے شیطان سے میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، (شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے''۔ اور سورہ فاتحہ پڑھے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

(لاَ صَلاَةَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ)

''جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی'' [بخاری و مسلم]

(اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ☆الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ☆
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ☆ إِیَّاکَ نَعْبُدُ وَإِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ☆
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ☆
صِرَاطَ الَّذِیْنَ أَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلاَ الضَّالِّیْنَ☆)

''سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے،
بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے، ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں،
ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا، ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا، اور نہ گمراہوں کی''

پھر اس کے بعد (آمین) کہے، جہری نماز میں اونچی آواز سے کہے، اور اس کے علاوہ قرآن کی جن آیتوں یا سورتوں کا پڑھنا اس کے لئے آسان ہو انہیں پڑھے۔

(۷)- اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں مونڈھوں یا دونوں کانوں تک اٹھاتے ہوئے (یعنی رفع یدین کرتے ہوئے) اور (اللہ اکبر) کہتے ہوئے رکوع کرے، اپنے سر کو پیٹھ کے برابر رکھے، انگلیاں پھیلائے ہوئے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھے، اطمینان کے ساتھ رکوع کرے، اور اس دعاء کو پڑھے: (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِیْم) ''میرا عظمت والا رب ہر طرح کے عیب سے پاک ہے''، اور بہتر یہ ہے کہ تین بار یا اس سے زیادہ پڑھے، اور ساتھ ہی یہ دعاء پڑھنا بھی مستحب ہے:

(سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيْ)

''اے اللہ! ہمارے رب! تو ہر طرح کے عیب سے پاک ہے، اپنی حمد و ثنا کے ساتھ اے اللہ! تو مجھے بخش دے''

(۸)- اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں مونڈھوں یا دونوں کانوں تک اٹھاتے ہوئے (یعنی رفع یدین کرتے ہوئے) امام یا تنہا نمازی ہو تو (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ) کہتے ہوئے رکوع سے سر اٹھائے، اور کھڑے ہو کر قیام میں یہ دعاء پڑھے:

(رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ، مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَابَیْنَهُمَا وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ)

''اے ہمارے رب! اور تمہارے لئے ہی ہر طرح کی تعریف ہے، بہت زیادہ پاک تعریف جس میں برکت دی گئی ہو، آسمانوں کے برابر، زمین کے برابر، اور آسمان و زمین کے درمیان جو کچھ ہیں اس کے برابر، اور اس کے علاوہ بھی جتنا تو چاہے اس کے برابر''

اوراگراسے پڑھنے کے بعدمزید یہ دعاءبھی پڑھے تو بہتر ہے،اس لئے کہ نبی ﷺ سے بعض صحیح حدیثوں میں یہ دعاء پڑھنا بھی ثابت ہے:

(أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لامَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)

''اے حمدوثنااور بزرگی کے لائق،سب سے سچی بات جو بندہ نے کہی وہ یہ ہے،اورہم سب تیرے بندے ہیں،اے اللہ!جوتو دیناچاہے اسے کوئی روکنے والانہیں ہے،اور جوروک لے اسے کوئی دینے والانہیں ہے،اورکسی شان والے کواس کی شان تیرے یہاں کچھ فائدہ نہیں پہنچاسکتی ہے''

اوراگرمقتدی ہوتو (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ) آخرتک پڑھے گا،رکوع سے پہلے کی طرح رکوع کے بعدبھی قیام میں امام اورمقتدی دونوں کے لئے سینے پر ہاتھ باندھنامستحب ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ سے ایسا کرنا وائل بن حجراور سہل بن سعدرضی اللہ عنہما کی حدیث سے ثابت ہے۔

(۹)-(اللہ اکبر) کہتے ہوئے سجدہ کرے،اگرآسانی ہوتواپنے دونوں گھٹنوں کودونوں ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھے،اوراگرایسا کرنادشوار ہوتواپنے دونوں ہاتھوں کوگھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھے،پیراور ہاتھ کی انگلیوں کوقبلہ کی طرف کرے،ہاتھ کی انگلیاں ملی ہوئی ہوں،اورسجدہ جسم کے سات عضوپر کرے یعنی: پیشانی ناک کے ساتھ،دونوں ہاتھ،دونوں گھٹنے،اوردونوں پیر کی انگلیوں کااندرونی حصہ۔اورسجدہ میں یہ دعاء پڑھے:(سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى)''میرابلند برتر رب ہرطرح کے عیب سے پاک ہے''۔بہتر یہ ہے کہ اس دعاءکوتین باریااس سے زیادہ پڑھے،اورساتھ ہی یہ دعاء پڑھنا بھی مستحب ہے: (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ)''اے اللہ!ہمارے رب!توہرطرح کے عیب سے پاک ہے،اپنی حمدوثنا کے ساتھ اے اللہ!تومجھے بخش دے''۔اوراس کے علاوہ زیادہ سے زیادہ دعائیں کرے،کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

(أَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ)

''رکوع میں اپنے رب کی تعظیم کرو،اورسجدہ میں زیادہ سے زیادہ دعاءکرو،یہ زیادہ لائق ہے کہ تمہاری دعاءقبول کرلی جائے''[مسلم]

اورآپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے:

(أَقْرَبُ مَا يَكُوْنَ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ)

''بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے،اس لئے سجدہ میں زیادہ سے زیادہ دعائیں کرو''[مسلم]

اورخواہ فرض نمازہو یانفل نمازاپنے رب سے اپنے لئے اورمسلمانوں کے لئے دنیااورآخرت میں بھلائی کی دعاءکرے۔سجدہ میں اپنے بازوکواپنے پہلو سے، پیٹ کواپنے ران سے،اورران کواپنی پنڈلی سے دوررکھے،اوراپنے دونوں بازوؤں کوزمین سے اٹھائے رکھے،اس لئے کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

(اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلاَ يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ)

''سجدہ میں اعتدال کرو(یعنی سکڑنے اور پھیلنے کے بیچ رہو)،اورکتے کے پھیلانے کی طرح اپنے بازوؤں کونہ پھیلاؤ''

(۱۰)-اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے سرکواٹھائے،اوراپنے بائیں پیرکو بچھاکراس پر بیٹھے،اوردائیں پیرکوکھڑارکھے،اوراپنے دونوں ہاتھوں کواپنے دونوں روانوں اورگھٹنوں پر رکھے،اوریہ دعاء پڑھے:

(رَبِّ اغْفِرْلِيْ، رَبِّ اغْفِرْلِيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَارْزُقْنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَاجْبُرْنِيْ)

''اے میرے رب!مجھے بخش دے،اے میرے رب!مجھے بخش دے،اے میرے رب!مجھے بخش دے،اے اللہ!مجھے بخش دے،مجھ پررحم فرما،مجھے روزی عطاکر،مجھے معاف فرما،مجھے ہدایت دےاورمیری کمی پوری کردے''

۔اوراس بیٹھک میں اطمینان کے ساتھ بیٹھے یہاں تک کہ ساری ہڈیاں اپنی اپنی جگہ پرلوٹ آئیں،جس طرح کہ رکوع کے اندراعتدال کیا تھا کہ ساری ہڈیاں اپنی اپنی جگہ آگئی تھیں، اس لئے کہ نبی ﷺ رکوع اوردونوں سجدوں کے بیچ اعتدال کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ساری ہڈیاں اپنی اپنی جگہ پرہوآجایا کرتی تھیں۔

(۱۱)-(اللہ اکبر) کہتے ہوئے دوسراسجدہ کرے،اورپہلے سجدہ کے اندرجواعمال کئے تھےوہی اعمال کرے۔

(۱۲)-(اللہ اکبر) کہتے ہوئے اپنا سر اٹھائے، اور دونوں سجدوں کے بیچ بیٹھنے کی طرح کچھ لمحہ کے لئے بیٹھے، اس بیٹھک (جلسہ) کو **جلسۂ استراحت** بولتے ہیں، اور علماء کے صحیح اقوال کی روشنی میں یہ بیٹھک مستحب ہے، اور اگر نہ بیٹھے تو کوئی حرج نہیں ہے، اس بیٹھک میں کوئی ذکر اور دعاء وغیرہ نہیں ہے، پھر اگر آسانی ہو تو گھٹنے کا سہارا لیتے ہوئے دوسری رکعت کے لئے اٹھے، اور اگر ایسا کرنا دشوار ہو تو زمین کا سہارا لیتے ہوئے اٹھے، پھر سورہ فاتحہ پڑھے، اور سورہ فاتحہ کے بعد قرآن سے جو کچھ پڑھنا آسان ہو اسے پڑھے، دوسری رکعت میں بھی پہلی رکعت ہی کی طرح سارے اعمال کرے۔

مقتدی کے لئے امام سے پہلے کسی بھی عمل کو کرنا درست نہیں ہے، اس لئے کہ نبی ﷺ نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے، اسی طرح امام کے ساتھ بھی کسی عمل کو کرنا مکروہ ہے، اور سنت یہ ہے کہ اس کے سارے کام امام کے چپ ہوتے ہی بغیر تاخیر کے امام کے فوراً بعد ہوں، اس لئے کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

(إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا)

''امام اقتدا کئے جانے کے لئے بنایا گیا ہے، لہذا -نماز میں- اس کی مخالفت نہ کرو، چنانچہ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب رکوع کرے تو رکوع کرو، جب ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ''-جس نے اللہ کی تعریف کی اللہ نے اس کی تعریف سن لی- کہے تو ''رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ''-اے ہمارے رب! اور تیرے لئے ہی ساری تعریفیں ہیں- کہو، جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو'' [بخاری ومسلم]۔

(۱۳)-اگر دو رکعت والی نماز ہو جیسے **نمازِ فجر، نمازِ جمعہ اور نمازِ عید**، تو دوسرے سجدہ سے اٹھنے کے بعد اپنے دائیں پیر کو کھڑا کرے، اور بائیں کو بچھا کر اس پر بیٹھے، دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھے، شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتا رہے، اور باقی ساری انگلیوں کو باندھے رہے، اور اگر کنارے اور اس کے ساتھ والی انگلیوں کو باندھے رہے، انگوٹھے اور بیچ والی انگلیوں کے بیچ گرہ بنالے اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کرتا رہے تو یہ طریقہ بھی بہتر ہے، اس لئے کہ یہ دونوں طریقے نبی ﷺ سے ثابت ہیں۔ اور بہتر یہ ہے کہ کبھی پہلے اور کبھی دوسرے طریقہ پر عمل کرے، اور اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں ران اور گھٹنے پر رکھے، پھر اس بیٹھک میں تشہد پڑھے:

(اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ،

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ)

''زبانی، جسمانی اور مالی ساری عبادتیں اللہ تعالیٰ کی خاطر ہیں، اے نبی آپ پر سلامتی ہو، اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں،

ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو، میں گواہی دے رہا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اور محمد ﷺ اللہ کے بندہ اور اس کے رسول ہیں''

پھر **درود ابراھیمی** پڑھے:

(اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ،

وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)

''اے اللہ! جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل والا د پر رحمتیں نازل کیں، اسی طرح محمد ﷺ اور ان کی آل اولاد پر رحمتیں نازل فرما، بے شک تو حمد وثنا کے لائق اور بڑی شان والا ہے

اور جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل والا د پر برکتیں نازل کیں، اسی طرح محمد ﷺ اور ان کی آل اولاد پر برکتیں نازل فرما، بے شک تو حمد وثنا کے لائق اور بڑی شان والا ہے۔''

اور چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے اور یہ دعاء کرے:

(اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ)

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنہ اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ میں آتا ہوں''

پھر فرض نماز ہو یا نفل نماز دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لئے جو دعاء کرنا چاہے کرے، اور اگر اپنے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے بھی دعاء کرے تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں

ہے، پھر دائیں طرف اس کے بعد بائیں طرف یہ کہتے ہوئے سلام پھیرے:

(اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.....اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)

(۱۴)- اگر تین رکعت والی نماز ہے جیسے مغرب کی نماز، یا چار رکعت والی نماز ہے جیسے: ظہر، عصر اور عشاء کی نماز تو (پہلے تشہد) یعنی دو رکعت کے بعد والی بیٹھک میں تحیات اور درود پڑھنے کے بعد گھٹنوں پر سہارا لیتے ہوئے، رفع یدین کرتے ہوئے اور (اللہ اکبر) کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے، اور جیسا کہ پیچھے گذر چکا ہے، اپنے ہاتھوں کو سینہ پر باندھے، اور صرف سورہ فاتحہ پڑھے، اور نبی ﷺ سے ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ثابت ہونے کے سبب کبھی کبھار ظہر کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے علاوہ بھی قرآنی آیات پڑھے تو کوئی حرج نہیں ہے، پھر مغرب میں تیسری رکعت کے بعد، اور ظہر، عصر اور عشاء میں چوتھی رکعت کے بعد تحیات اور درود پڑھے، اور جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنہ اور مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگے، اور زیادہ سے زیادہ دعائیں کرے جیسا کہ اس کا تذکرہ دو رکعت والی نمازوں میں ہو چکا ہے، اور یہ دعاء بھی کرے:

(اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلىٰ ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)

''اے اللہ! تو اپنے ذکر، شکر اور اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما''

اس آخری بیٹھک میں **تورُّک** کرے تورُّک کی صفت یہ ہے کہ: اپنے بائیں پیر کو داہنے پیر کے نیچے سے باہر نکال کر زمین پر بیٹھے اور اپنے داہنے پیر کو کھڑا رکھے، آخری رکعت میں بیٹھنے کی یہ صفت ابوحمید ساعدی کی روایت میں وارد ہے۔ پھر اپنے دائیں اور بائیں طرف (اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ..اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ) کہتے ہوئے سلام پھیرے،

تین بار (أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ) ''میں اللہ کی بخشش چاہتا ہوں'' کہے، اور یہ دعاء پڑھے:

(اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلاَمُ وَمِنْكَ السَّلاَمُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلاَلِ وَالْإِكْرَامِ،
لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ،
اَللّٰهُمَّ لاَمَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ،
لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلاَ نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ،
وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ)

''اے اللہ! تو سلام ہے، اور تجھ ہی سے سلام ہے، اے صاحبِ تعظیم واکرام! تو بابرکت ہے،
اللہ کے علاوہ کوئی بھی معبودِ برحق نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اسی کے لئے ساری تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے،
اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے، اور جسے تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے، اور کسی شان والے کی شان تیرے نزدیک کچھ فائدہ نہیں پہنچائے گی،
اللہ کی مدد کے بغیر نہ کچھ کرنے کی طاقت ہے اور نا ہی کسی چیز سے بچنے کی قوت، اللہ کے علاوہ کوئی بھی معبودِ برحق نہیں، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کی ساری نعمتیں ہیں،
اور اسی کے فضل واحسان ہیں، اور اسی کے لئے بہترین حمد وثنا ہے، اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، ہم اسی کے لئے اپنے دین کو خالص کرتے ہیں اگر چہ کافر لوگ اسے ناپسند ہی کیوں نہ کریں''

اور ۳۳ بار (سُبْحَانَ اللّٰهِ)،

۳۳ بار (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)،

۳۳ بار (اَللّٰهُ أَكْبَر) اور ایک بار (لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ) کہہ کر سو کا عدد مکمل کرے، پھر آیت الکرسی پڑھے:

﴿اَللّٰهُ لاَ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلاَ نَوْمٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

وَلاَ يُحِيطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ
وَلاَ يَئُوْدُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ﴾

''اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں
کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے
اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے
اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے'' (سورۃ البقرۃ:۲۵۵)

اور ہر نماز کے بعد <u>سورۃ الإخلاص</u>:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ☆ اَللّٰهُ الصَّمَدُ☆ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ☆ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُواً أَحَدٌ﴾

''آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئے پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے''

<u>سورۃ الفلق</u>:

﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ☆ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ☆
وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ☆
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ☆ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾

''آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے
اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے
۔اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے (بھی) اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے''

۔اور <u>سورۃ الناس</u>:

﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ☆ مَلِكِ النَّاسِ☆ إِلٰهِ النَّاسِ☆
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ☆
الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ☆ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾

''آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔ لوگوں کے مالک کی (اور) لوگوں کے معبود کی (پناہ میں)
وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے
جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ (خواہ) وہ جن میں سے ہو یا انسان میں سے''

،اور نبی ﷺ سے صحیح حدیث میں ثابت ہونے کے سبب ان تینوں سورتوں کو فجر اور مغرب کی نماز کے بعد تین تین بار پڑھنا مستحب ہے، اور اسی طرح نبی ﷺ سے صحیح حدیث میں ثابت ہونے کے سبب فجر اور مغرب کی نماز کے بعد ذکر شدہ اذکار کو پڑھنے کے بعد دس بار (لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ) پڑھنا بھی مستحب ہے۔ اور صحیح مسلم میں موجود عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی روشنی میں امام تین بار (أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ) اور: (اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلاَمُ وَمِنْكَ السَّلاَمُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ) پڑھنے کے بعد مقتدیوں کی طرف اپنا چہرہ کر لے، پھر باقی ذکر واذکار کو مکمل کرے۔ <u>یہ سارے ذکر واذکار فرض نہیں بلکہ سنت ہیں۔</u>

<u>ہر مقیم مسلم مرد وعورت کے لئے بارہ رکعت سنتوں کو پابندی کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے،</u> ظہر سے پہلے ۴ رکعت، اور بعد میں ۲ رکعت، مغرب کے بعد ۲ رکعت، عشاء کے بعد ۲ رکعت اور فجر سے پہلے ۲ رکعت؛ اس لئے کہ نبی ﷺ ان سنتوں کو پابندی کے ساتھ پڑھا کرتے تھے، اور یہی رواتب (اور موکدہ) سنتیں کہلاتی ہیں، صحیح مسلم میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی

روایت میں نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ تَطَوُّعاً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ" (جس شخص نے رات و دن میں بارہ رکعت سنتیں پڑھیں تو اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے) [مسلم]

امام ترمذی نے اس حدیث کی روایت میں یہی معنی ذکر کیا ہے جسے کہ ہم نے بیان کیا۔ البتہ سفر کی حالت میں نبی ﷺ ظہر، مغرب اور عشاء کی سنت کو نہیں پڑھا کرتے تھے، بلکہ صرف فجر کی سنت اور وتر کی پابندی کیا کرتے تھے، اور ہمارے لئے آپ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے، چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ "تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے"، اور نبی ﷺ نے فرمایا: (صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ) "جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو اسی طرح نماز پڑھو" [بخاری]۔ اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ نَبِيِّنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَتْبَاعِهِ بِإِحْسَانٍ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّيْنِ.

مفتی عام مملکت سعودی عرب

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

-رحمہ اللہ-

ترجمہ:

ابوعبداللہ آفتاب عالم السّلفی

كيفية صلاة النبي ﷺ

نبی ﷺ کا طریقۂ نماز

مکتب تعاونی برائے دعوت وارشاد سُلی - ریاض

سعودی عرب

ٹیلیفون: ۲۴۱۰۶۱۵-۲۴۱۴۴۸۸ فیکس تحویلہ: ۲۳۲